قسط ۸

مطالعۃ القرآن

از۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبد العزیز علوی۔

سب سے پہلی وحی۔

قرآن کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات یا سورۃ کے بارے میں چار اقوال ہیں۔

پہلا قول:

پہلا اور صحیح قول یہ ہے کہ سب سے پہلے سورۃ اقرأ کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئی ہیں۔ شیخین اور دیگر محدثین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی سچے خوابوں کی شکل میں نازل ہونی شروع ہوئی۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ جو خواب آپ کو نیند کی حالت میں نظر آتا وہ سپیدہ سحر کی طرح خارج میں بھی صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس کے بعد آپ کو خلوت اور گوشہ نشینی کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ غار حراء میں جاکر کئی کئی دن مصروف عبادت رہتے اور اس کے لئے آپ زاد راہ بھی ساتھ لے جاتے۔ یہاں تک کہ غار حرا میں ہی آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے آکر کہا اقرأ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جواب پر فرشتہ نے آپ کو اس زور سے بھینچا کہ آپ پر مشقت کی انتہا ہو گئی۔ پھر اس نے آپ کو چھوڑ کر دوبارہ کہا اقرأ پڑھئے۔ آپ نے جواب دیا ما انا بقارئ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتہ نے آپ کو دوبارہ

زور سے بھینچا کہ آپ پر مشقت کی انتہا ہو گئی پھر آپ کو چھوڑ دیا اور کہا اقرا آپ نے پہلے والا جواب دیا تو اس نے آپ کو تیسری دفعہ پہلے کی طرح دبا کر چھوڑ دیا پھر کہا۔

اقرأ باسم ربک الذی خلق ○ خلق الانسان من علق ○ اقرأ و ربک الاکرم ○ الذی علم بالقلم ○ علم الانسان مالم یعلم ○

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو منجمد خون سے' پڑھ اور تیرا رب بڑا ہی کریم ہے۔ جس نے تعلیم دی قلم کے واسطے سے' اس نے سکھایا انسان کو وہ کچھ جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حضور اکرم ﷺ ان آیات کو لے کر گھر واپس آئے۔ آپ کا دل مبارک دھڑک رہا تھا۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں اور امام بیہقی نے دلائل میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا یہ قول صحیح سند سے نقل کیا ہے کہ

اول سورۃ نزلت من القرآن اقرأ باسم ربک

قرآن کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ **اقرا باسم ربک** ہے۔ امام طبرانی نے کبیر میں صحیح سند سے ابو رجا العطاردی سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری ہمیں قرآن سکھاتے وقت حلقہ باندھ کر بٹھاتے اور وہ دو سفید کپڑے پہنے ہوتے۔ جب وہ سورۃ **اقرا باسم ربک الذی خلق** پڑھتے تو فرماتے۔

ھذہ اول سورۃ علی نزلت محمد ﷺ

یہ پہلی سورۃ ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

دوسرا قول:

سب سے پہلے سورۃ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ اس کی دلیل حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی متفق علیہ روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا **ای القرن انزل قبل** قرآن کا کون سا حصہ پہلے نازل ہوا۔ تو انہوں نے جواب دیا **یاایھا المدثر** حضرت ابو سلمہ نے کہا مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ وہ حصہ **اقراً باسم ربک الذی خلق** ہے۔ یہ سن کر حضرت جابر نے کہا۔ میں تمہیں وہ بات بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میں غار حراء میں عبادت کے لئے گوشہ نشین تھا۔ جب گوشہ نشینی کے دن پورے ہوگئے تو میں واپس مکہ کی طرف آیا۔ جب وادی کے درمیان پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور یکایک وہ (جبریل) آسمان و زمین کے درمیان تخت پر بیٹھے نظر آئے۔ جس کو دیکھ کر مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا **دثرونی** مجھ پر کپڑا ڈالو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اتارا

یاایھا المدثر قم فانذر

لیکن اس روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ سب سے پہلے اترنے والی وحی یہی تھی۔ کیونکہ اس میں تصریح موجود ہے کہ آپ کے پاس اس سے پہلے بھی فرشتہ آچکا تھا۔ حضرت ابو سلمہ کی ایک دوسری روایت جو مسلم و بخاری میں ہے۔ اس سے اس پر مزید روشنی پڑتی ہے حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں۔

اخبرنی جابر بن عبداللہ انہ سمع رسول اللہ ﷺ یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ فبینما انا امشی اذسمعت صوتامن السماء فرفعت بصری قبل السماء فاذالملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض

(الحدیث)

مجھے جابر بن عبداللہ نے بتایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ وحی کی بندش کے بارے میں بتا رہے تھے۔ آپ نے واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا میں چل رہا تھا کہ مجھے آسمان سے آواز سنائی دی میں نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی تو وہی فرشتہ جو غار حراء میں میرے پاس آیا تھا۔ اسے آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ غار حرا میں سورۃ اقرا کی آیات پہلے نازل ہو چکی تھیں۔ پھر وحی کی آمد بند ہو گئی۔

فترت وحی (وحی کی بندش) کے بعد سب سے پہلے سورۃ مدثر کی آیات کا نزول ہوا اس کے بعد وحی میں تیزی اور تسلسل پیدا ہو گیا۔ (بخاری ج ص ۳)

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر کی مراد اولیت سے عام اولیت نہیں بلکہ وہ مخصوص اولیت ہے جو فترت الوحی کے بعد واقع ہوئی۔ امام سیوطی نے الاتقان میں تطبیق کی کچھ اور صورتیں بھی بیان کی ہیں۔ لیکن سب سے بہتر تطبیق یہی ہے جو احادیث سے ثابت ہو رہی ہے۔

تیسرا قول:

سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "سورۃ فاتحہ" ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابو میسرۃ عمرو بن شرحبیل کی مرسل روایت ہے کہ آپ نے حضرت ورقہ سے کہا جس وقت میں خلوت میں اکیلا ہوتا ہوں تو اپنے پیچھے سے کسی کو آواز دیتے سنتا ہوں "یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ" اور یہ آواز سنتے ہی میں میدان کی طرف بھاگ جاتا ہوں۔ ورقہ نے کہا اب جس وقت پکارنے والا آئے

تو آپ بھاگیں نہیں بلکہ اپنی جگہ پر جمے رہیں تاکہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس کو سن سکیں پھر آکر مجھے بتائیں۔ اس کے بعد جب آپ تنہائی میں گئے تو پکارنے والے نے آپ کو آواز دی۔

یا محمد ﷺ قل بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین حتی بلغ و لا الضالین۔

اے محمد ﷺ بسم للہ الرحمٰن الرحیم الحمد اللہ رب العالمین پڑھیئے۔ اس طرح اس نے ولا الضالین تک پڑھا۔

اس روایت کی بنیاد پر امام زمخشری نے حضرت ابن عباس' مجاہد سے یہ قول نقل کرنے کے بعد کہ سب سے پہلے جس سورۃ کا نزول ہوا وہ سورۃ اقرا تھی۔ لکھا ہے کہ اکثر مفسرین کی رائے میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ فاتحہ ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر نے زمخشری کے قول کی تردید کی ہے اور لکھا ہے سورۃ فاتحہ کو پہلی وحی قرار دینے والے بہت کم مفسرین ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول یہی ہے کہ اقرا سب سے پہلے نازل ہوئی۔

امام بیہقی کی یہ روایت مرسل ہے اس لئے صحیح مرفوع روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ سب سے پہلے آنے والی وحی یہی ہے کیونکہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ اس کا نزول ورقہ کے پاس آنے کے بعد ہوا ہے اور آپ ورقہ کے پاس سورۃ اقرا کے نزول کے بعد آئے تھے۔ اس لئے امام بیہقی یہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ اگر یہ روایت درست ہے تو یہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ سورۃ اقرأ اور سورۃ مدثر کے نزول کے بعد کا ہو۔

علامہ انور شاہ کشمیری نے ایک عجیب صورت اختیار کی ہے۔ کہ سورۃ

فاتحہ کا نزول دو دفعہ ہوا ہے۔ پہلی بار اس کا نزول صفت قرآنیت کے ساتھ نہیں تھا۔ دوبارہ نزول قرآن کے جز ہونے کی حیثیت سے ہوا۔

علامہ مناع القطان نے قاضی ابوبکر سے تطبیق کی یہ صورت نقل کی ہے کہ مطلق سب سے پہلے اترنے والی آیات سورۃ اقرأ کی ہیں جن کے ذریعہ آپ کی طرف وحی کا آغاز ہوا اور آپ کو نبوت ملی۔ اس کے بعد تبلیغ کا حکم ملنے یا رسول قرار دینے کے اعتبار سے پہلی آیات سورۃ مدثر کی نازل ہوئیں۔ اور کامل سورۃ سب سے پہلے سورۃ فاتحہ اتری۔ **(مباحث فی علوم القرن ص ۷۸)**

چوتھا قول:

امام واحدی نے حضرت عکرمہ اور حسن سے نقل کیا ہے کہ

اول مانزل من القران بسم اللہ الرحمن الرحیم واول سورۃ اقرأ۔

کہ سب سے پہلے قرآن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۃ اقرا کی ابتدائی آیات اتری ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کے پاس جرائیل آئے تو کہا

یا محمد ﷺ استعذ ثم قل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے محمد ﷺ تیار ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو۔

یہ قول نقل کرنے کے بعد امام سیوطی لکھتے ہیں۔ میری رائے میں اس کو ایک مستقل قول قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ کسی سورۃ کے نازل ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ بسم اللہ اس کے ساتھ ہی نازل ہو۔ اس لئے یہی وہ پہلی آیت ہے جس کا علی الاطلاق نزول ہوا۔